نمبر ۱۹ | مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۳۲ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو معہ خدام ۸ اگست چوہدری شہاب الدین صاحب نے اپنی کوٹھی پر دعوتِ چائے دی۔ چونکہ چڑھائی بہت زیادہ تھی۔ واپسی پر حضور کو سردرد کی تکلیف ہوگئی۔ ۹-۱۰ اگست کو حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ آج کل تفسیر القرآن کے کام میں حضور مصروف ہیں ؛

تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ گرلز ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ ۱۱ اگست سے موسمی تعطیلات کے باعث ڈیڑھ ماہ کے لئے بند ہوگئے اور طلباء اپنے گھروں کو روانہ ہوگئے ہیں۔ ۱۰ اگست مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب اور جناب شیخ عبد الرحمن صاحب مصری بی۔اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے طلباء مدرسہ احمدیہ کو قیمتی نصائح فرمائیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بنی نوع انسان سے حقیقی ہمدردی

" بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے۔ کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جائے۔ پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں اللہ تعالیٰ نے کوئی قید نہیں لگائی۔ کہ دشمن کے لئے دعا کرو۔ تو قبول نہیں کرونگا۔ بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے۔ کہ دشمن کے لئے دعا کرنا یہ بھی سنت نبوی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے لئے اکثر دعا کیا کرتے تھے۔ اس لئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور حقیقۃً موذی نہیں ہونا چاہیئے۔ شکر کی بات ہے۔ کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں۔ اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں ؛"

(الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۲ء)

اِسلامی ممالک کی خبریں

اور

اہم کوائف

ابن افادہ مارا گیا

۳۱۔ جولائی جدہ کی اطلاع ہے۔ کہ ابن افادہ مع اپنے دو لڑکوں اور ۳۷۰ ساتھیوں کے حکومت حجاز کے ایک فوجی دستہ کے ہاتھوں دوران جنگ میں ہلاک ہوگیا۔

عراق کی جمعیۃ الاقوام میں شمولیت

لنڈن ۲۹۔ جولائی نوری پاشا وزیر اعظم عراق نے جمعیۃ الاقوام میں شامل ہونے کے لئے دفتر خارجیہ برطانیہ کے ذریعہ درخواست بھیجی ہے۔ اور سر جان سائمن فارن منسٹر نے جنرل سکرٹری کو اس بات کی ہدایت کی ہے۔ کہ آئندہ دسمبر میں اسمبلی کے اجلاس کے ایجنڈا میں اسے بھی شامل کر لیا جائے۔

جہازوں کا تحفہ

گورنمنٹ عراق کو گورنمنٹ برطانیہ کی طرف سے تین ہوائی جہاز بطور تحفہ پیش کئے گئے ہیں۔ بغداد کی آمدہ خبر سے معلوم ہوا ہے۔ کہ تینوں ہوائی جہاز عراق پہونچ گئے ہیں۔

مصر میں بے کاری

حکومت مصر تعلیم یافتہ طبقہ کی بے کاری کو دُور کرنے کے لئے مختلف تجاویز سوچ رہی ہے۔ گورنمنٹ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کارخانے قائم کئے جائیں۔ جن کے ذریعہ نوجوان اپنی معاش پیدا کر سکیں۔

ایران کی ترقی

ایک غیر ملکی نامہ نگار کا یہ بیان ہے۔ کہ ایران حیرت انگیز ترقی کر رہا ہے۔ چنانچہ آج کل نئی طرز کے ۵۰۰ ہوائی جہاز اور بے شمار موٹریں ایران میں پائی جاتی ہیں۔

طرابلس میں ہیجان

طرابلس کے عرب اور دوسرے مسلمانوں میں سررشتہ تعلیم کے ان احکامات کی وجہ سے جن میں غیر سرکاری سکولوں میں اطالوی زبان میں تعلیم دیئے جانے کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ سخت اضطراب اور ہیجان پیدا ہو رہا ہے۔ طرابلسی مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ لڑکے اطالوی زبان سیکھ کر عیسائی ہو جائیں گے۔

ولی عہد حجاز

شہزادہ امیر فیصل ولی عہد حجاز ماسکو اور باکو کے راستہ سے ہوتے ہوئے طہران پہنچ گئے ہیں۔ جہاں حکومت ایران کی طرف سے ان کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا۔ اور بہت بڑے پیمانے پر دعوتیں کی گئیں۔

کابل میں جشن آزادی

افغانستان میں یوم آزادی کا جشن منانے کی سرگرم تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ۱۲ اگست کو یہ جشن منایا جائے گا۔ ہندوستان سے اس میں شمولیت کے لئے مولانا شوکت علی۔ مولانا سید اسمٰعیل غزنوی اور بعض اور اصحاب افغانستان تشریف لے گئے ہیں۔ اس تاریخ کو وکٹوریا پارک شملہ میں افغان قونصل متعینہ ہند کی طرف سے بھی یوم آزادی کا جشن منایا جائے گا۔

کابل میں وطنی مصنوعات کی نمائش

افغانستان کے سرکاری آرگن نے وزیر تجارت کا اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ افغانستان کے صناعوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جشن آزادی کے سلسلہ میں وطنی مصنوعات کی نمائش بھی ہوگی۔ تمام صنعت و حرفت کے پیشہ وروں کو چاہیئے۔ کہ یوم جشن آزادی سے پانچ روز قبل اپنی مصنوعات پہونچا دیں حسب دستور انعامات بھی تقسیم کئے جائیں گے۔

حکومت ترکیہ کی دعوت

جمہوریہ ترکیہ نے حکومت ایران کے وزیر دربار اور وزیر خارجہ کو آئندہ موسم خزاں میں انگورہ آنے کی دعوت دی ہے۔ وزیر خارجہ نے اس دعوت کو قبول کر لیا ہے۔ مگر وزیر دربار غالباً کثرت کار کی وجہ سے نہ جا سکیں۔

ترکیہ اور اطالیہ کا معاہدہ صلح

عربی جرائد نے لکھا ہے۔ کہ جمہوریت ترکیہ اور دولت اطالیہ کے معاہدہ صلح و دوستی میں تین سال کی مدت کا اور اضافہ ہوگیا ہے۔

کابل میں کانیں

تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہرات (افغانستان) کے علاقہ میں جو تیل کے ذخائر معلوم ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وُہ تجارتی طور پر بہت مفید ہونگے۔ شمالی علاقہ میں سونا بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ تجارتی نقطہ نگاہ سے سونے کی کانوں پر کام شروع کرنا کس حد تک مفید ہوگا۔ کابل کے قریب ہی کوئلے کی کان بھی دریافت ہوئی ہے۔ جس پر بہت خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کوئلہ کی کان اور تیل کے کاروبار کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بہت جلد امریکن سرمایہ سے کام شروع کر دیا جائیگا۔

ایران اور یورپ کے درمیان سفر

ایران اور یورپ کے درمیان پُر امن سفر کے انتظامات پایۂ تکمیل کو پہونچ چکے ہیں۔ یہ سفر موٹر کے ذریعہ سے براستہ عراق کیا جا سکتا ہے۔ ایران سے موٹر کرکوک پہونچے گا۔ جہاں سے مسافروں کے لئے تیز موٹروں کا انتظام کیا جائے گا۔ ان میں سونے کے لئے جگہ بھی ہوگی۔ موصل نصیبین۔ طور وس اور ترکی سے ہوتے ہوئے مسافر یورپ پہنچیں گے۔

قادیان بٹالہ ریلوے لائن

لاریوں پر ریل گاڑی کو ترجیح دو

کچھ عرصہ سے محکمہ ریلوے کی آمدنی میں مسلسل کمی واقع ہو رہی ہے۔ اور محکمہ اخراجات کم کرنے پر مجبور ہو رہا ہے۔ ان حالات میں کوئی عجب نہیں۔ اگر بعض ریلوے لائنوں کو بند کر دیا جائے لیکن قادیان بٹالہ ریلوے لائن کے متعلق ایجنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے نے اطمینان دلا دیا ہے۔ کہ یہ جاری رہے گی اس کے لئے وُہ ان لوگوں کے شکریہ کے مستحق ہیں جنہیں اس لائن پر سفر کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ لیکن حقیقی طور پر شکریہ ادا کرنے کی صورت یہ ہے۔ کہ ریل گاڑی کے مقابلہ میں لاریوں وغیرہ کو قطعاً ترجیح نہ دی جائے۔ اور اگر کسی موقعہ پر کچھ دیر انتظار کرنا پڑے۔ تو بھی ریل گاڑی کے ذریعہ سفر کیا جائے۔ نیز مال و اسباب بھی ریلوے کے ذریعہ ہی منگانا۔ اور بھیجنا چاہیئے تاکہ ریلوے کو کم از کم اس لائن پر کوئی نقصان نہ برداشت کرنا پڑے اور لائن مستحکم ہو کر تکمیل کو پہونچنے کے قابل بن سکے۔

تفسیر القرآن کے چھپے ہوئے نوٹوں کے متعلق اعلان

احباب جماعت کے شوق کو مدنظر رکھ کر اعلان کیا جاتا ہے کہ جن کی طرف سے تفسیر القرآن کی پیشگی قیمت وصول ہو چکی ہے اگر وُہ اس وقت تک کا چھپا ہوا حصہ لینا پسند کریں۔ تو ان کی طرف سے اطلاع آنے پر بھجوایا جا سکتا ہے۔ وُہ بقیہ حصہ نوٹوں کی چھپائی تک اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ چونکہ بعض احباب نے اصرار سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھا ہے۔ اس لئے حضور نے طبع شدہ حصہ کے بھیجنے کی منظوری عطا فرما دی ہے۔ اس وقت تک اڑھائی سو صفحات کے قریب تفسیر چھپ چکی ہے مع جلد و نیز محصول ڈاک کے لئے بھیجے جائیں۔ نیز جو صاحب پہلے قیمت داخل کرا چکے ہوں۔ وُہ رسید سے مطلع فرمائیں۔ (پرائیویٹ سکرٹری)

جماعت احمدیہ بٹالہ کا جلسہ

جماعت احمدیہ بٹالہ نے زیر صدارت شیخ فضل الٰہی صاحب گورنمنٹ پنشنر ایک جلسہ کر کے سکھوں کی موجودہ شورش کے خلاف قرارداد پاس کی اور پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت کے قیام پر زور دیا۔ (نامہ نگار)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

بہاولپور کے "دربارِ معلیٰ" کا غلط طریقِ عمل

عُلماء کی کُفربازی سے کون محفوظ ہے

افسوس ناک فتنہ

ریاست بہاولپور میں ایک احمدی کے خلاف تنسیخ نکاح کا جو مقدمہ سات سال سے چلا آ رہا ہے۔ اور جس میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور چیف کورٹ ریاست مدعا علیہ کے حق میں فیصلہ دے چکی ہے۔ "دربار معلیٰ" نے اس حکم کے ساتھ دوبارہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس بھیجکر کہ یہ مقدمہ بروئے شرع شریف فیصلہ کیا جائے"! اور "شرع شریف" کا انحصار شیخ الجامعہ بہاولپور اور احمدیت کے مخالف دیگر علماء کے فتوے پر رکھ کر نہ صرف ریاست میں بلکہ بیرون ریاست بھی مسلمانوں میں افسوسناک فتنہ پیدا کر دیا ہے۔

فتوے بازی کا سیلاب

وُہ مولوی جو دلائل کے میدان میں جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں شکست فاش کھا چکے ہیں۔ وُہ مولوی جن کی سرتوڑ کوششوں کے باوجود جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ وُہ مولوی جن کی فتنہ انگیزیوں اور شرارتوں کے باوجود دینی اور دنیوی لحاظ سے جماعت احمدیہ کا وقار روز افزوں ہے۔ ان کے پاس لے دیکر اب صرف یہ رہ گیا ہے۔ کہ اپنے فتوؤں کے تیر احمدیوں کے خلاف برسائیں۔ اور اس طریق سے کسی ایسے ملک یا علاقہ کے احمدیوں کو ظلم اور ناانصافی کا شکار بنانے کی کوشش کریں۔ جہاں کے حکام اسلامی روح اور قانون کے مقابلہ میں ان مولویوں کے بیہودہ فتوؤں کو وقعت دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ چنانچہ بہاولپور کے "دربار معلیٰ" کے اس فیصلہ پر کہ تنسیخ نکاح کے اس مقدمہ میں ہندوستان کے علماء کی رائیں حاصل کی جائیں۔ احمدیوں کے خلاف فتوے بازی کا ایک سیلاب شروع ہو گیا ہے۔ اور ان اخبارات میں جن کی غرض فرقہ وارانہ منافشات پیدا کر کے مسلمانوں کو خانہ جنگی میں مبتلا کرنا ہے۔ احمدیوں کے خلاف طول طویل فتوے شائع ہو رہے ہیں۔

علماء کو دعوت

سب سے زیادہ حصہ اخبار "زمیندار" لے رہا ہے جس میں علماء کو دعوت دی گئی ہے"۔ کہ "قادیانی جماعت کے متعلق اپنی اپنی رائے سے عدالت ڈسٹرکٹ جج بہاولپور کو مطلع کریں"!

غلط راہ

دربار بہاولپور نے یہ ایسی راہ اختیار کی ہے۔ جس سے ایک طرف تو خود اس کے لئے ناقابلِ حل مشکلات کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ اور دوسری طرف مسلمانوں میں فتنہ اور کشمکش کا رونما ہونا یقینی ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں خود ریاست میں احمدیوں کو علماء کی اشتعال انگیزی کے باعث جن مظالم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ان سے ریاست کے حکام ناواقف نہیں۔

بہت بڑی اُلجھن

"دربار معلیٰ" نے ایک ایسے مقدمہ کے فیصلہ کا جس کا از روئے قانون مروجہ فیصلہ ہونا چاہیئے تھا۔ علماء کے فتوے پر انحصار رکھکر جو بہت بڑی الجھن پیدا کر لی ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کا کوئی فرقہ ایسا نہیں۔ جو علماء کے فتوائے تکفیر سے بچا ہُوا ہو۔ ہر فرقہ کے علماء دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کو ان کے اعتقادات کی وجہ سے کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج قرار دے چکے ہیں اور جب کہ ہر فرقہ کے علماء خود دوسرے فرقہ کے علماء کے فتوے کے رُو سے کافر سمجھے جاتے ہیں۔ تو کسی عدالت کے لئے یہ کس طرح مناسب ہے۔ کہ ان کے فتوے کے رُو سے کسی فرقہ کے خلاف فیصلہ کرنے کا رجحان ظاہر کرے۔ ایسی عدالت اگر قانون کو نظر انداز کر کے علماء کی رائے پر ہی فیصلہ کرنا چاہتی ہو۔ تو اسے چاہیئے کہ ان علماء سے رائے حاصل کرے۔ جو اپنے عقائد کے لحاظ سے دوسرے علماء کے فتوائے کفر کا نشانہ نہ بن چکے ہوں۔ لیکن ایسے علماء کا صفحۂ دُنیا پر ملنا ناممکن ہے۔ ہم ہر فرقہ کے مولویوں کے فتوے دُوسرے فرقہ کے خلاف دکھا سکتے ہیں۔ اور جب یہ بات ناممکن ہو۔ تو پھر جن پر کفر کا فتوے لگ چکا ہو۔ ان سے احمدیوں کے کفر کا فتوے حاصل کرنا سراسر بے جا۔ اور خلاف عدل وانصاف امر ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ دربار بہاولپور یہ روش اختیار کرنے میں قطعًا حق بجانب نہیں۔

"زمیندار" اور دربار بہاولپور

چونکہ اس بارے میں دربار بہاولپور کی سب سے زیادہ تائید کرنے والا اخبار "زمیندار" ہے۔ اس لئے ہم اسی کے بیانات اور حوالجات کی بناء پر دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ جن علماء کو آج احمدیوں کے متعلق کفر کا فتوے دینے کی دعوت دی جا رہی ہے۔ اور جن کی رائے کو "شرع شریف" قرار دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ان کی کیا حقیقت ہے۔ اور ان کی تکفیر بازی کس نظر سے دیکھی جاتی ہے۔

موجُودہ زمانہ کے عُلماء

"زمیندار" نے اپنے ۱۴ جُون ۱۹۲۵ء کے پرچہ میں ان علماء کی افسوسناک حالت کا نقشہ کھینچتے ہُوئے اور ان کی فتنہ سامانیوں کا رونا روتے ہوئے لکھا:۔

"ہم مُسلمانوں کی اصل تباہی کا ذمہ دار ان قل اعوذی ملاؤں کو سمجھتے ہیں۔ جنہوں نے ہمیشہ اور ہر زمانہ میں داعیانِ حق و صداقت کو دائرۂ اسلام سے خارج کر کے اپنی کفر دوستی کا ثبوت دیا ہے"!

اس مختصر سے حوالہ سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ موجُودہ زمانہ میں مسلمانوں کی تباہی کا باعث کُفر باز علماء ہی ہیں۔ وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ علماء کہلانے والے ہمیشہ اور ہر زمانہ میں داعیانِ حق وصداقت کو دائرہ اسلام سے خارج کر کے اپنی کفر دوستی کا ثبوت دیتے رہے ہیں۔ جب حقیقت یہ ہے۔ اور آج کل کے علماء بھی اس سے مستثنےٰ نہیں۔ تو پھر "زمیندار" بتائے۔ کہ دربار بہاولپور کی تائید کی خاطر اس کا انہی علماء کو احمدیوں کے خلاف کفر کے فتوے دینے کی دعوت دینا کیا معنی رکھتا ہے۔ اور اگر بہاولپور میں ان کے فتووں کو وقعت دیجائے۔ تو کیا یہ "اپنی کفر دوستی کا ثبوت" دینے والے علماء کی "کفر نوازی" کو "شرع شریف" قرار دینا نہیں ہوگا۔

داعیانِ حق کے خلاف کفر کے فتوے

علاوہ ازیں جب "زمیندار" کو اعتراف ہے۔ اور ہر صحیح الدماغ انسان کو یہ اعتراف کرنا پڑے گا۔ کہ علماء ہر زمانہ میں داعیانِ حق وصداقت کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیتے چلے آئے ہیں۔ تو پھر جماعت احمدیہ کے خلاف علماء کا فتوے دینا احمدیوں کو

دائرہ اسلام سے خارج کرنا نہیں۔ بلکہ اس بات کا ثبوت بہم پہونچانا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں احمدی ہی "داعیان حق وصداقت" ہیں۔ کیونکہ باوجود آپس میں ایک دوسرے کو کافر قرار دینے کے احمدیوں کو "دائرہ اسلام سے خارج" کرنے میں سب متفق ہیں۔ چنانچہ "دربار شریعت مدار۔ اور عدالت عالیہ ڈسٹرکٹ جج بہاولپور سے مذہبی تقدس واحترام کی بنا پر مؤدبانہ اپیل" کرنے والے ایک میرٹھی مولانا نے بھی "زمیندار" (۳۰ جولائی) میں لکھا ہے۔ کہ

"قادیانی جماعت کی تکفیر حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ اہلحدیث۔ شیعہ۔ اور عربی۔ حجازی۔ عراقی۔ شامی۔ مصری۔ بغدادی۔ ایرانی۔ ترکی۔ تاتاری علماء کر چکے ہیں"

پس جبکہ علماء کہلانے والوں کا ہمیشہ سے یہی دستور رہا ہے کہ وہ داعیان حق وصداقت کو دائرہ اسلام سے خارج کر کے اپنی کفر دوستی کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور یہ دستور اس زمانہ میں ہر فرقہ اور ہر ملک کے علماء نے جماعت احمدیہ کے متعلق اختیار کر رکھا ہے۔ تو اس کا منطقی نتیجہ یہی ہے۔ کہ احمدی داعیان حق وصداقت ہیں۔ اور نئے سرے سے تکفیر بازی اس حقیقت کو اور زیادہ واضح کر رہی ہے۔ کہ بہاولپور کے دربار معلیٰ یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے لئے احمدیوں کے خلاف فیصلہ کرنے کا موقعہ بہم پہنچا رہی ہے۔

مولوی ظفر علی کے متعلق فتوے

پھر "زمیندار" جو اس وقت دربار بہاولپور کا دست راست بن کر احمدیوں کے خلاف علماء کے فتوے شائع کرنے میں بڑی سرگرمی کا اظہار کر رہا ہے۔ کیا وہ وقت بھول گیا ہے۔ جب دفتر "زمیندار" کے سامنے اور بالفاظ مولوی ثناء اللہ صاحب اتنا قریب کہ "زمیندار" کے گھرانے کی عورتیں گھر میں بیٹھی سب کچھ سن رہی تھیں۔ ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کر کے "علماء کرام" نے مولوی ظفر علی صاحب کے متعلق کفر کا فتوے دیا تھا۔ اور اس کے جواز میں ایسے ایسے دلائل اور واقعات بیان کئے تھے۔ جن سے "زمیندار" کے در و دیوار تک کانپ اٹھے تھے۔ اگر "زمیندار" کو وہ فتوے یاد نہ رہا ہو۔ تو اپنا ۸ مئی ۱۹۲۵ء کا پرچہ دیکھ لے۔ اور اس میں "حضرت رفیع الدرجت عظیم البرکت جانشین اعلیٰحضرت مولانا حامد رضا خاں صاحب بریلوی" کے حسب ذیل الفاظ پڑھ لے۔

"میرا فتوے ظفر علی خاں کے متعلق یہ ہے۔ کہ وہ کافر ہو گیا۔ اور اس کا کفر اس حد تک پہونچ گیا ہے۔ کہ اس کی زوجہ پر طلاق ہو گئی۔ اور اب اس کو حق حاصل ہے۔ کہ بلا عدت کسی دوسرے سے نکاح کرے۔ جو شخص ظفر علی خاں کے کافر ہونے میں شک کریگا۔ وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ اور اس کی بیوی پر بھی طلاق وارد ہو جائیگی"

دربار بہاولپور سب فتوے تسلیم کرے

اس فتوے کی دوسرے بہت سے علماء نے بھی تصدیق کی تھی۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر علماء کے فتووں کی بنا پر بہاولپور میں ایک احمدی کا نکاح فسخ ہو سکتا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ علماء ہی کے فتوے کے رو سے مولوی ظفر علی صاحب کو دائرہ اسلام سے خارج نہ سمجھا جائے۔ اور جو ایسا نہ سمجھے۔ اسے بھی کافر قرار دیا جائے۔ "زمیندار" کو پہلے اس فتوے کا نفاذ کرنا چاہیئے۔ اور پھر احمدیوں کے خلاف علماء سے فتوے حاصل کرنے چاہئیں۔ دربار بہاولپور بھی اگر احمدیوں کے خلاف علماء کے فتووں کو قابل تسلیم قرار دے سکتا ہے۔ تو اُسے علماء کے دوسرے فتووں کے آگے بھی سر تسلیم خم کرنا پڑے گا۔ اور اس کے لئے ہر فرقہ کے خلاف فتوے پیش کر دیئے جائیں گے۔

در اصل علماء کی تکفیر بازی کی دلدل میں دربار کا اپنے آپ کو پھنسانا ہی درست نہیں۔ جلد سے جلد اس سے نکل آنا چاہیئے۔ اور قانون کے منشاء کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا رویہ ایسا رکھنا چاہیئے جس کے متعلق کسی قسم کے فرقہ وارانہ تعصب کا گمان نہ ہو۔

سکھ اور مسلح بغاوت

سکھوں نے پنجاب میں مسلمانوں کو اکثریت کے حقوق ملنے کا نام "مسلم راج" رکھا ہوا ہے۔ اور شورش انگیزی۔ اور مسلمانوں کے حقوق کو نقصان پہونچانے کی جدوجہد کو حق بجانب قرار دینے کی خاطر یہ کہتے ہیں۔ کہ "ہمارا مقابلہ مسلم قوم سے نہیں بلکہ آنے والے مسلم راج سے ہے" (ماسٹر تارا سنگھ کی اپیل۔ پرتاپ ۷۔ اگست میں)

اس کے متعلق ہمیں یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں ہے۔ کہ مسلمانوں کے حقوق کی مخالفت کا نام مسلم راج کا مقابلہ رکھ کر سکھ مسلمانوں کو مطمئن نہیں کر سکتے۔ اور نہ مسلمان اپنے حقوق کی حفاظت کے پہلو سے غافل ہو سکتے ہیں۔ ہاں یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ سکھ "مسلم راج" کی آڑ میں مسلمانوں کے خلاف اپنی طرف سے ہر قسم کی بدامنی اور امن شکنی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ان کے سامنے اگر کوئی روک ہے۔ تو حکومت کا ڈنڈا ہے۔ چنانچہ ماسٹر تارا سنگھ صاحب نے سکھوں کو پرامن رہنے کی تلقین کرتے ہوئے جن الفاظ میں یہ الفاظ لکھے ہیں۔ کہ

"سرکار انگریزی آنے والے مسلم راج کی پشت پر ہوگی۔ اس لئے مسلح بغاوت کا خیال کرنا ہی بے وقوفی ہے" اس سے ظاہر ہے کہ سکھوں کو مسلح بغاوت سے روکنے والی صرف سرکار انگریزی ہے ورنہ وہ اس سے بھی دریغ نہ کریں۔

جن لوگوں کے ایسے ارادے ہوں۔ وہ جب اس قسم کے دعوے کریں۔ کہ ہماری جنگ سکھوں کے حقوق کی نہیں۔ بلکہ ہندوستان کی آزادی کی ہے۔ تو کسے ان کی بات پر یقین آ سکتا ہے۔

"پرکاش" کا ایک بیہودہ اعتراض

"الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں بتایا گیا تھا۔ کہ مسلمانان عالم کس طرح ایک روحانی مصلح کے محتاج ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ اس پر آریہ اخبار "پرکاش" (۷ اگست) لکھتا ہے:۔

"مسلمانوں کو انہیں دعوت دی جاتی ہے کیسی دعوت جماعت احمدیہ میں شمولیت کی دعوت"

اور پھر دیانندی طریق استدلال سے یہ نتیجہ نکالتا ہے۔ کہ

"اس دعوت کا مطلب صاف ہے۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبولیت مسلمانوں کی افسوسناک حالت کی اصلاح کے لئے پرانی ہو چکی اس سے کچھ نہ بنے گا۔ بنے گا تو مرزا غلام احمد کو قبول کرنے سے"

اگر "پرکاش" تعصب کی وجہ سے بالکل اندھا نہ ہو چکا ہوتا۔ تو اسے معلوم ہو سکتا تھا۔ کہ جب حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آپ کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام اور آپ کے قائم کردہ اسلام کا خادم قرار دیتے ہیں۔ تو ان کے ذریعہ مسلمانوں کی جو اصلاح ہوگی۔ وہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہوگی لیکن اگر یہ نہایت آسان بات سمجھنے کی بھی "پرکاش" میں قابلیت نہ ہو۔ تو وہ اپنے گھر کی مثال دیکھ لے۔ "پرکاش" اور دوسرے آریہ دیانندجی کو رشی اور موجودہ زمانہ کا مصلح تسلیم کرانے کے لئے ہندوؤں میں جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔ کیا اس کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ تمام سابقہ رشیوں۔ منیوں حتی کہ کرشن جی اور رام چندر جی کی قبولیت ہندوؤں کی اصلاح کے لئے پرانی ہو چکی۔ اس سے کچھ نہ بنے گا۔ بنے گا تو اب پنڈت دیانند کو قبول کرنے سے۔ اگر یہی بات ہے تو ذرا اس کا اعلان تو کریں۔ اور اگر یہ نہیں۔ تو پھر ہمارے متعلق اس قسم کی بے ہودہ سرائی کرنے سے کیا حاصل۔

ناانصافی کی بدترین مثال

ہندوؤں کو ایک طرف تو یہ اعتراف ہے۔ اور اعتراف کے سوا چارہ بھی کیا ہے۔ کہ "ہندو پنجاب میں ۲۶ فیصدی ہوں یا ۲۹ فیصدی بہر حال مسلمانوں کے مقابلہ پر جو ۵۶ فیصدی سے زیادہ ہیں ہندو اکیلے ہی نہیں۔ ہندو سکھ اور ۴۰ فیصدی کے قریب دوسری اقلیتیں ملا کر بھی کم ہیں" اور دوسری طرف وہ یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ "سرحدی صوبہ و بنگال کو چھوڑ کر مسلمانوں کو خاص مراعات دی جا کر بھی آئین میں ان کی اقلیت ہی رہتی ہے" (پرکاش ۷ اگست)

لیکن باوجود اس کے سکھوں کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ اور ہندو ان کی تائید کر رہے ہیں۔ کہ پنجاب میں ان کو اتنی مراعات دے دی جائیں کہ مسلمان اقلیت میں ہو جائیں۔

95

جہلم میں عیسائیوں سے مباحثہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراضات کے جواب

اخبار نور افشاں مورخہ یکم جولائی ۱۹۳۲ء میں "مباحثہ جہلم و چکوال" کے عنوان سے ایک رپورٹ شایع ہوئی ہے۔ جس میں رپورٹر نے اپنے پیشوا پولوس کی اتباع میں دل کھول کر جھوٹ بولا ہے۔ مجھے اس پر کوئی تعجب نہیں اور نہ کسی اور کو ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے بغیر موجودہ عیسائیت کا قیام محال ہے۔ جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہو۔ کہ انواع و اقسام کی بدیوں کا مرتکب ہو کر ایک انسان صرف کفارہ پر ایمان لانے سے نجات پا سکتا ہے۔ وہ جھوٹ فریب اور دھوکہ دہی سے کیوں پرہیز کرنے لگے۔ مسیحی رپورٹر نے پادری عبد الحق صاحب کی شکست پر پردہ ڈالتے ہوئے اس مکالمہ سے جو میرے اور پادری مذکور کے درمیان ہوا۔ لکھا "مرزائیوں کے چہرے پر خفت و ندامت نہایت نمایاں تھی۔ خصوصاً مولوی جلال الدین تو شرم کے مارے دیوانہ وار یہ رٹ لگا رہے تھے۔ کہ یہ الہام (اسمہ ولدی) غلطی سے درج کتاب ہو گیا ہے"۔

کیفیتِ مباحثہ

قبل اس کے کہ میں اس مکالمہ کو درج کروں جو اسمہ ولدی کے متعلق میرے اور پادری کے درمیان ہوا۔ مختصراً کیفیت مباحثہ درج کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ خفت و ندامت کس کے حصہ میں آئی۔

جہلم کے عیسائیوں نے ایک اشتہار دیا۔ کہ ۱۹ و ۲۰ جون کو ان کا ایک جلسہ ہوگا۔ جس میں پہلے دن الوہیت مسیح اور دوسرے دن کفارہ پر لیکچر ہوگا۔ اور اختتام لیکچر پر ایک گھنٹہ سوال و جواب کے لئے دیا جائے گا۔ چنانچہ ۱۹ کو پادری عبد الحق صاحب کا الوہیت مسیح پر لیکچر ہوا۔ جس کے بعد میرے اور پادری صاحب کے درمیان ایک گھنٹہ تک سوال و جواب ہوئے۔ اس ایک گھنٹہ کے مکالمہ سے پادری صاحب کی کیا حالت ہوئی۔ اور عیسائیوں کو کہاں تک کامیابی ہوئی؟ صرف اسی بات سے معلوم ہو سکتی ہے۔ کہ پادری عبد الحق صاحب نے میرے اعتراضات سے تنگ آ کر اور ان انجیلی دلائل کا جو میں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے محض انسان ہونے پر پیش کئے جواب نہ پا کر یہ کہتے ہوئے جان چھڑانی چاہی۔ کہ ابن اور روح القدس کو ہم ایسا ہی مانتے ہیں۔ جیسے کہ مسلمان اللہ تعالےٰ کو غفور و رحیم۔ سمیع و بصیر مانتے ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ لکھدیں۔ کہ عیسائیوں کا عقیدہ ابن اور روح القدس کے متعلق ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں کا خدا تعالےٰ کے سمیع و بصیر ہونے کے متعلق۔ مگر پادری عبد الحق صاحب کچھ ایسے گھبرائے۔ کہ نہ تو لکھ کر دیا۔ اور نہ ہی صاف انکار کر سکے۔ بہر حال صرف ایک گھنٹہ کے مناظرہ سے اپنے مشہور و معروف عقیدہ سے انکار کر دیا۔

مقررہ مضمون بدل دیا

عیسائیوں کی کھلی کھلی شکست اور پادری عبد الحق صاحب کی گھبراہٹ کا دوسرا ثبوت یہ ہے۔ کہ باوجود اشتہار میں یہ شایع کرنے کے کہ دوسرے روز کفارہ پر لیکچر ہوگا۔ اعتراضات سے ڈر کر بجائے کفارہ کے مسیح کی آمد ثانی پر لیکچر رکھ دیا۔ جس سے عیسائیوں کا مقصد یہ تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کاسر الصلیب پر اعتراضات کر کے غیر احمدیوں کو احمدیوں کے خلاف بھڑکائیں۔ اور اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کریں۔ لیکن عیسائی اپنے اس ناپاک منصوبہ میں نامراد رہے۔ اور غیر احمدی پبلک ان کے اس دھوکہ میں نہ آئی۔

سوال و جواب

غرض دوسرے دن اپنے اعلان مشتہرہ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اور احمدیوں کے اعتراضات کے خوف سے پادری عبد الحق صاحب نے بجائے کفارہ کے مسیح کی آمد ثانی پر لیکچر دیا۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات وغیرہ پر اعتراضات کئے۔ لیکچر کے اختتام پر حسب ذیل سوال و جواب ہوئے

احمدی:۔ پادری عبد الحق صاحب نے کہا ہے احمدیوں کو تحقیق حق منظور نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ مذہبی جلسہ گاہوں کا دنگل بنا لیتے ہیں۔ سو یہ اصل میں پادریوں کا طریق ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ اگر عیسائیوں کو تحقیق حق منظور ہوتی۔ تو کیا ایک گھنٹہ کے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے صرف پانچ منٹ رکھتے۔ اگر واقعی تحقیق حق چاہتے ہیں۔ تو مجھے بھی کم از کم ایک گھنٹہ جواب کے لئے دیویں

پادری سلطان پال پریذیڈنٹ جلسہ:۔ ہم نے آپ کے ساتھیوں کو چکوال میں کہا تھا کہ پانچ منٹ میں ایک ہی اعتراض کرنا ہوگا۔ ورنہ صحیح بات یہی ہے۔ کہ پانچ منٹ جواب کے لئے کافی نہیں۔ مگر انہوں نے نہ مانا۔ اب ہم نے آپ کو پانچ منٹ دیئے ہیں۔ اور آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ پانچ منٹ میں جتنے اعتراضات آپ کرنا چاہیں کر لیں۔ اسی طرح اگر پادری عبد الحق صاحب نے زیادہ اعتراض کر دیئے تو کیا ہوا۔

احمدی:۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ آپ نے بغیر سوچے سمجھے ایک بات کہدی ہے۔ پادری صاحب کو پانچ منٹ کے اعتراضات کے جواب کے لئے پانچ منٹ ہی دیئے گئے تھے۔ لیکن مجھے آپ ایک گھنٹہ کے اعتراضات کے جواب کے لئے صرف پانچ منٹ دیتے ہیں۔ کیا یہ انصاف ہے۔ اور تحقیق حق اسی کا نام ہے۔

پادری سلطان پال:۔ اس وقت تو ہم پانچ منٹ سے زیادہ نہیں دے سکتے۔ جتنے اعتراضات کا آپ جواب دے سکتے ہیں۔ دے لیں

احمدی:۔ بہت اچھا اب مجھ پر کوئی الزام نہیں کہ تمام اعتراضات کا جواب کیوں نہیں دیا۔ کیونکہ پادری صاحب نے وقت ہی نہیں دیا۔ اب میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ اگر آپ تحقیق حق چاہتے ہیں۔ تو اسی ایک گھنٹہ کے سوال و جواب کے بعد اس مضمون پر باقاعدہ مباحثہ کر لیں۔ جس کی شرائط طے کر لی جائیں۔ یہ کہہ کر میں نے تقریر شروع کر دی جس میں بیان کیا۔ کہ پادری عبد الحق صاحب نے اپنی تقریر میں یہ تحدی کی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے حضرت مسیح کا درجہ گھٹانے کے لئے یہ لکھا ہے۔ کہ رام چندر اور کرشن وغیرہ ہندوؤں کے بزرگ بھی نبی تھے۔ اور اگر مسیح کو خدا مانا جا سکتا ہے۔ تو سری کرشن وغیرہ کو کیوں خدا نہ مانا جائے۔ حالانکہ قرآن مجید میں کبھی بھی ان لوگوں کو نبی نہیں کہا گیا۔ اور نبی و رسول تو صرف یہود اور عیسائی قوم میں آئے۔ اور کسی دوسری قوم میں رسول نہیں آیا۔ قرآن شریف میں دوسری قوموں کے متعلق نذیر کا لفظ تو آیا ہے۔ لیکن نبی یا رسول کا نہیں آیا۔

میں نے پادری صاحب کی اس تحدی کے جواب میں کہا۔ کہ یہ درحقیقت پادری صاحب کی قرآن مجید سے ناواقفیت کا

ورنہ قرآن مجید میں صاف طور پر لکھا ہے۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا۔ کہ ہر قوم میں ہم نے رسول بھیجے۔

مسیح کی غلط پیشگوئیاں

پادری:۔ مرزا صاحب کی بہت سی پیشگوئیاں غلط نکلیں۔ اس لئے وہ سچے نبی نہیں

احمدی:۔ یسوع مسیح کی پیشگوئی کہ تم بارہ تختوں کے مالک ہوگے۔ غلط نکلی جن کے متعلق مسیح نے یہ پیشگوئی کی تھی۔ ان میں سے ایک مرتد ہو کر مرا۔ (۲) مسیح نے بطور پیشگوئی اس چور کو جو اس کے ساتھ صلیب پر لٹکایا گیا تھا۔ کہا تھا۔ کہ آج تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا یہ پیشگوئی مسیح کی غلط نکلی۔ کیونکہ مسیح عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق اس دن فردوس میں نہیں گیا۔ (۳) پھر مسیح نے یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ تم میں سے ابھی کئی زندہ ہوں گے جو میں آجاؤں گا۔ مگر مسیح نہ آیا۔ (۴) پھر اس نے کہا تھا۔ کہ میں زمین کے اندر تین دن اور تین رات اسی طرح رہوں گا۔ جیسے یونس نبی مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ حالانکہ از روئے اناجیل وہ صرف دو رات اور ایک دن رہا۔ (۵) پھر حسب قانون تورات کہ جھوٹا نبی قتل کیا جائیگا۔ مسیح بقول عیسائیوں کے قتل بھی ہو گئے۔ تو پھر وہ کیسے سچے ہوئے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باوجود مخالفوں کی تمام کوششوں اور اپنی اس تحدی اور چیلنج کے کہ کوئی مجھے قتل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں اپنے دعویٰ مسیح موعود میں سچا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کا مجھ سے وعدہ ہے۔ کہ وہ مجھے مخالفوں کے شر سے بچائیگا۔ آپ قتل نہیں ہوئے۔ جو آپ کے صادق اور منجانب اللہ ہونے کا بین ثبوت ہے۔ اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں۔ کہ پادری صاحب یسوع مسیح کی جتنی سچی پیشگوئیاں بیان کریں گے میں ہر ایک پیشگوئی کے مقابل دس دس پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش کروں گا۔ جو وضاحت سے پوری ہوئیں ٭

توریت کے حوالے

پادری:۔ تورات میں کہیں "قتل کیا جائیگا" کے الفاظ نہیں۔ بلکہ "قتل کیا جائے" کے ہیں۔ اور یہ یہودیوں کو حکم ہے اور یونس نبی کے ساتھ مشابہت موت کے بعد صرف قبر میں داخل ہونے میں ہے

احمدی:۔ تورات میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"خداوند یوں کہتا ہے۔ ان نبیوں کی بابت جو میرا نام لے کر نبوت کرتے ہیں جنہیں میں نے نہیں بھیجا۔ اور جو کہتے ہیں۔ تلوار اور کال سرزمین پر نہیں ہوگا۔ یہ نبی تلوار اور کال سے ہلاک کئے جائینگے" (یرمیاہ ۱۴/۱۵)

پھر لکھا ہے:۔

"میرا ہاتھ ان نبیوں پر جو دھوکا دیتے ہیں۔ اور جھوٹی غیب دانی کرتے ہیں چلے گا۔" (حزقیل ۱۳/۹) پھر لکھا ہے۔ وہ نبی اور خواب دیکھنے والا قتل کیا جائیگا۔" (استثنا ۱۳/۵) اور استثنا باب ۱۸ میں یہ لکھا ہے۔ کہ جھوٹا نبی قتل کیا جائے۔ عربی میں اس کا ترجمہ فیموت ذالک النبی کیا گیا ہے۔ کہ وہ نبی مر جائیگا۔ یعنی مارا جائیگا۔ اور پہلے ترجموں میں فیقتل ذالک النبی ہے۔ پادری صاحب نے کہا کہ یہودیوں کو حکم تھا۔ کہ جھوٹا نبی قتل کیا جائے۔ اگر حکم ہی مانا جائے۔ تو بھی یہود نے یسوع کو مار دیا۔ اس لئے حسب تورات مسیح سچا نہیں ٹھہرتا۔

پھر اگر یونس نبی سے مشابہت صرف قبر میں داخل ہونے سے ہے۔ تو اس میں مسیح کی کیا خصوصیت رہی۔ ہر ایک شخص موت کے بعد قبر میں داخل ہوتا ہے۔ پس مسیح کی مشابہت یونس نبی سے قبر میں زندہ داخل ہونے اور زندہ رہنے اور پھر تین دن ٹھیرنے میں ہی ہو سکتی ہے۔

پادری:۔ آپ نے خود تسلیم کیا ہے۔ کہ فیموت ذالک النبی کہ وہ نبی مر جائے نہ کہ مارا جائے

احمدی:۔ اگر فیموت سے صرف مرنا مراد لیا جائے۔ تو ہر ایک شخص مرا ہی کرتا ہے۔ پھر اس قول کے کوئی معنی ہی نہیں بنتے۔ پس فیموت کے یہی معنے صحیح ہیں۔ کہ وہ نبی جو جھوٹی غیب دانی کرے گا۔ تباہ ہو جائیگا۔ برباد ہو جائے گا۔ مارا جائیگا

غرضیکہ پادری عبد الحق سے ایک گھنٹہ تک بحث ہوتی رہی۔ اور بھی کئی مسائل زیر بحث آئے۔ اور میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیاں مثلاً پنڈت لیکھرام اور آتھم والی بیان کیں۔ اور ان کی صداقت ثابت کی۔ غیر پادری صاحب کوئی معقول اعتراض نہ کر سکے۔ ہاں صرف یہ کہا۔ کہ مرزا صاحب کی صداقت میری تو سمجھ میں نہیں آئی۔ میں نے جواباً کہا کہ ایسا شخص جس نے نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو تو ہمیشہ سراج منیر ہیں اور آفتاب نصف النہار کی طرح آسمان روحانیت پر چمک رہے ہیں۔ صادق نہ مانا۔ اور دینی کور باطنی کی وجہ سے ایسے صادق ومصدوق سے انحراف وارتداد کیا۔ اور یسوع جیسے کمزور انسان کے پیچھے لگ کر اس کو خدا مانا اور قرآن مجید جیسی روشن کتاب کو جو دلائل حقہ اور براہین ساطعہ سے سراپا مملو ہے۔ چھوڑ کر اناجیل کے قصوں کہانیوں پر ایمان لایا۔ ایسے اگر حضرت مرزا صاحب کی سچائی معلوم نہ ہو سکی۔ تو اس کا اپنا قصور ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

حضرت مسیح موعود کے ایک الہام پر گفتگو

پادری:۔ ہم پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ ہم یسوع مسیح کو ابن اللہ مانتے ہیں۔ احمدیوں کو یہ اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ کیونکہ وہ مرزا صاحب کو ابن اللہ ہی نہیں۔ بلکہ ولد اللہ کہتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا صاحب کا الہام ہے۔ اسمع ولدی اور ولد اللہ اور ابن اللہ میں فرق ہے۔ کیونکہ ولد اللہ میں خدا کی بیوی کا ہونا بھی ضروری ہے۔ لیکن ابن کا لفظ پیار کے لئے بطور استعارہ کے بولا جاتا ہے۔ اور انجیل میں ولد اللہ کا لفظ نہیں بولا گیا

احمدی:۔ پادری صاحب کہتے ہیں۔ کہ اناجیل میں کبھی ولد اللہ کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ ابن اللہ تو کہا گیا ہے۔ مگر اولاد اللہ یا ولد اللہ نہیں کہا گیا۔ مگر یہ پادری صاحب کی اناجیل سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ انجیل میں بہت جگہ اولاد اللہ کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ مثلاً رومیوں ۸/۱۶ میں ہے اننا اولاد اللہ پھر یوحنا کے خط ۳/۹ میں ہے۔ کل من ہو مولود من اللہ لا یفعل خطیئۃ .... بہذا اولاد اللہ ظاہرون واولاد ابلیس تیز ۵/۱ میں ہے۔ کل من یحب ولد من اللہ اور ۵/۲ میں ہے۔ ایہا الاحباء الآن نحن اولاد اللہ غرضیکہ بہت جگہ لفظ ولد اللہ اور اولاد اللہ مجازی طور پر انجیل میں استعمال ہوا ہے۔ پس اگر الہام اسمع ولدی واقع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہوتا۔ تب بھی از روئے اناجیل اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن میں بڑے زور اور تحدی کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ اسمع ولدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی الہام نہیں۔ اگر پادری صاحب حضرت مسیح موعود کی کسی کتاب سے یہ الہام دکھا دیں۔ تو ابھی دس روپے انعام لیں

پادری:۔ اولاد اللہ اور ولد اللہ جو عربی اناجیل میں لکھا ہے۔ یہ ترجمہ درست نہیں۔

احمدی:۔ جس طرح ابن کا لفظ عربی ہے اسی طرح ولد کا لفظ بھی عربی ہے۔ اور عربی دان ہی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ کس جگہ ابن کا ترجمہ کرنا چاہیئے۔ اور کس جگہ ولد کا۔ مترجمین نے بعض جگہ ابناء ترجمہ کیا ہے۔ اور بعض جگہ اولاد اور ولد پس پادری صاحب کا عربی مترجمین پر اعتراض کرنا۔ کہ انہوں نے ترجمہ غلط کیا ہے۔ صحیح نہیں۔ کیونکہ اگر ولد اور ابن میں کوئی فرق تھا۔ تو اہل زبان زیادہ سمجھ سکتے تھے۔ انہوں نے جو ترجمہ کیا ہے۔ بالکل درست ہے

پادری:۔ (پہلے دن اسمع ولدی پر میری تحدی کا کوئی جواب نہ دیا۔ دوسرے روز کہا۔) دیکھو البشریٰ میں مرزا صاحب کا الہام اسمع ولدی صاف لکھا ہوا ہے۔ کل ہمیں

سہو کردیا گیا تھا۔ کہ یہ الہام نہیں۔ ہم مرزا صاحب کی کتاب سے بھی یہ الہام دکھادینگے۔

احمدی :- البشریٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب نہیں ہے۔ میرا مطالبہ یہ تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تصنیف میں سے دکھاؤ۔ پادری صاحب نے اب بھی کہا ہے۔ کہ ہم مرزا صاحب کی کتاب سے دکھادیں گے۔ لہذا میں ان کو جتنی چاہیں مہلت دیتا ہوں۔ اگر سچے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعودؑ کی کسی کتاب سے یہ الہام دکھادیں۔ لیکن میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ آپ لوگ یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب سے تاقیامت نہیں دکھا سکتے۔

پادری :- اس سے تو معلوم ہوا۔ کہ اس احمدی نے جس نے یہ کتاب مرتب کی ہے۔ مرزا صاحب پر افترا کیا ہے۔

احمدی :- جناب من یہ افترا نہیں۔ بلکہ غلطی ہے جو ہر انسان سے ہوجاتی ہے۔ چنانچہ کتاب البشریٰ کے مرتب کرنیوالے منظور الٰہی صاحب کی طرف سے اس امر کا اعلان شائع ہوچکا ہے۔ کہ یہ کتابت کی غلطی ہے۔ چنانچہ جس کتاب سے انہوں نے یہ الہام نقل کیا ہے اسے کھول کر دیکھو۔ اس میں صاف اسمہ وادی لکھا ہے کاتب نے وادی کو ولدی لکھدیا۔ اور اسطرح وادی کا ولدی بن گیا۔ اور مترجم نے اسی بنا پر ولدی کا ترجمہ میرے بیٹے کردیا۔ لیکن منقول عنہ کتاب میں نہ ولدی ہے۔ اور نہ اس کا ترجمہ میرے بیٹے۔ بلکہ اسمہ وادی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کاتب کی غلطی ہے۔ اور ایسی غلطیاں صادر ہوتی رہتی ہیں چنانچہ انجیل میں لکھا ہے۔ "داؤد اور اس کے ساتھی جب بھوکے ہوئے تو وہ سردار کاہن ابیاتار کے عہد میں خدا کے گھر میں گیا۔ اور نذر کی روٹیاں کھائیں"۔ مرقس پ ۲

حالانکہ نذر کی روٹیاں کھانیکا واقعہ جیسا کہ عہد قدیم سے ظاہر ہے۔ اخیملک کے عہد میں ہوا۔ اور وہ ابیاتار کا باپ تھا پس جسطرح یسوع مسیح نے بھول کر غلطی سے اخیملک کی بجائے ابیاتار کا نام لے دیا۔ اسی طرح غلطی سے وادی کی بجائے ولدی لکھا گیا بسہو و نسیان لازمہ بشریت ہے۔ لہذا یہ افترا نہیں غلطی ہے۔ وہ مکالمہ جو اسمہ ولدی کے متعلق میرے اور پادری عبدالحق صاحب کے مابین ہوا۔ دوران بحث میں انہوں نے مجھ سے تحریر مانگی۔ جو میں نے لکھدی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسمہ ولدی کوئی الہام نہیں ہے۔ اور حضور کی کسی کتاب میں یہ نہیں ہے

پادری عبدالحق اور پادری سلطان پال وغیرہ سے میرا مطالبہ ہے۔ کہ وہ حسب وعدہ اور وعدہ کہ ہم یہ الہام حضرت مرزا صاحب کی کتاب سے دکھائیں گے دکھائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس کتاب کا نام بتائیں۔ جس میں یہ الہام درج ہو دیقیہ دیکھو ص ۹)

تاریخ اسلام

جنگ دمشق

قلعہ پر اسلامی لشکر کی یورش

الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ حضرت ابوعبیدہؓ کی تجویز کے مطابق حضرت خالد بن ولید نے محاصرہ جاری رکھا۔ اور اس کے بعد یہ صورت اختیار کی گئی۔ کہ قلعہ کے ایک طرف سے حضرت خالدؓ نے اور دوسری طرف سے حضرت ابوعبیدہ نے حملہ کیا۔ دو تین دن تک دونوں طرف سے اس شدت کے ساتھ حملے ہوئے۔ کہ اہل دمشق ان حملوں کی تاب نہ لاسکے۔ اور تنگ آکر اسلامی سپہ سالار کی طرف ایک قاصد روانہ کیا۔ اور کہا۔ کہ ہم ایک مقررہ رقم دینے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ اس محاصرہ کو اٹھالیا جائے۔ اور پھر کبھی دمشق پر حملہ نہ کیا جائے حضرت خالد بن ولید نے اس کے جواب میں کہلا بھیجا۔ کہ جب تک تم مستقل طور پر ہماری حفاظت میں آنا قبول نہ کرو۔ اور اس کے بدلے ہر سال جزیہ دینا منظور نہ کرو۔ اس وقت تک محاصرہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔ اہل دمشق نے جب یہ جواب سنا تو ان پر مایوسی کا عالم طاری ہوگیا۔ مگر باایں ہمہ مسلمانوں کی حفاظت میں آنا تسلیم نہ کیا۔ اور بدستور قلعہ بند رہے

رومیوں کی مزید کمک

ایک دن اتفاقاً مسلمانوں نے قلعہ کے اندر خوشی کے نعروں کی آواز سنی۔ اور حضرت خالدؓ کو اس امر کی اطلاع ملی۔ کہ اہل دمشق کی امداد کے لئے رومیوں کا ایک بڑا لشکر آرہا ہے۔ یہ اطلاع پاکر حضرت خالدؓ حضرت ابوعبیدہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور کہا۔ کہ رومیوں کا ایک اور لشکر آرہا ہے۔ اگر آپ فرمائیں۔ تو میں اس کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوجاؤں۔ اور آپ یہاں محاصرہ جاری رکھیں۔ تاکہ ہم دو مصیبتوں میں نہ پھنس جائیں۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے اس تجویز میں اتنی ترمیم فرمائی۔ کہ حضرت خالدؓ خود نہ جائیں۔ بلکہ محاصرہ پر ہی رہیں۔ اور لشکر کو روکنے کے لئے کسی اور سپہ سالار کو بھیج دیں۔ اور اگر لشکر نہ رک سکا۔ تو پھر آپ چلے جائیں

اسلامی لشکر کی یلغار

حضرت خالدؓ یہ ہدایات لے کر واپس اپنے خیمہ میں تشریف لے آئے۔ اور ضرار بن ازور کو کوچ کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور ہدایت کی کہ پانچسو چیدہ سوار اپنے ہمراہ لے جائیں۔ کہا جاتا ہے۔ ضرار بن ازور نے قوت ایمانی اور غیرت اسلامی کے جوش میں عرض کیا۔ میں اکیلا لشکر کے مقابلہ کے لئے کافی ہوں۔ لیکن حضرت خالدؓ نے فرمایا۔ خواہ مخواہ اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا اللہ تعالےٰ کی حکم عدولی ہے۔ اس لئے تمہیں اپنے ساتھ بہادران اسلام کا جتھہ لے جانا چاہیئے۔ اور ان کو پانچسو سوار دے کر رومی لشکر کے مقابلہ کے لئے اس ہدایت کے ساتھ روانہ کیا۔ کہ اگر دیکھو کہ لشکر کا مقابلہ دشوار ہے۔ تو فوراً ہمیں خبر کرو

حضرت ضرار کی روح پرور تقریر

جب حضرت ضرار مع اپنے ہمراہیوں کے کچھ فاصلہ طے کرچکے تو رومی لشکر کا غبار دکھائی دیا۔ اس پر بعض مسلمانوں نے کہا۔ کہ لشکر تو بہت بڑا دکھائی دیتا ہے۔ ہمیں واپس لوٹ چلنا چاہیئے۔ اور زیادہ آدمیوں کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ یہ الفاظ سنکر حضرت ضرار کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی اور کہنے لگے۔ خدا کی قسم میں تو دشمن کا ضرور مقابلہ کروں گا اور کبھی پیٹھ نہیں دکھاؤں گا۔ میدان جنگ میں جو مسلمان پیٹھ دکھاتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کا نافرمان اور عاصی ہے۔ تم میں سے جسکا جی چاہے واپس چلا جائے" رافع بن عمیرہ نے حضرت ضرارؓ کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ اے مسلمانو! تمہیں چاہیئے۔ کہ دشمن کا بڑھ کر مقابلہ کرو۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضامندی حاصل کرو۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ ہماری قلیل اور تھوڑی جماعت کو غلبہ دیا ہے۔ اور انشاء اللہ اب بھی فتح و نصرت کا سہرا ہمارے ہی سر رہیگا اٹھو اور شیروں کی طرح ان رومیوں کا مقابلہ کرو

ان تقریروں نے مسلمانوں کو رومیوں کے لئے موت کی زندہ تصویریں بنادیا۔ اور ان میں سے ہر ایک یہ کہنے لگا۔ کہ خدا مجھے بھاگتے نہیں دیکھے گا۔ اور مجھے جنت نصیب کریگا

رومیوں پر حملہ

چونکہ رومی لشکر قریب آپہنچا تھا۔ اس لئے حضرت ضرار نے ہمراہیوں کو ایک لائن میں ہوجانے کا حکم دیا۔ اور کہا۔ کہ ہر ایک اپنا نیزہ سیدھا کرے۔ دشمن نہایت اطمینان کے ساتھ کوچ کرتا آرہا ہے۔ جونہی تمہاری زد میں آئے فوراً حملہ کردو۔ چنانچہ جب رومیوں کا پیشرو دستہ بالمقابل ہوا۔ اسلامی لشکر اللہ اکبر کے نعرے لگاتا ہوا۔ اس پر ٹوٹ پڑا۔ اور اس تندی و زور سے حملہ کیا کہ رومی اپنے قدموں پر نہ ٹھہر سکے۔ اور اسلامی بہادروں سے بے حد خوف زدہ ہوکر بھاگے

حضرت ضرار کی گرفتاری

آخر میں حضرت ضرار کی نظر وردان رومیوں کے لشکر کے سپہ سالار پر پڑی جس کے متعلق پہلے لکھا جاچکا ہے۔ کہ شاہ روم نے اسے بہت سا طمع و لالچ دے کر اسلامی لشکر کو دمشق سے نکالنے کے لئے بھیجا تھا۔ آپ اسکی طرف لپکے لیکن وردان کا بیٹا حران جو ایک بہادر شمشیر زن تھا۔ حضرت ضرار سے دوچار ہوگیا۔ اور نیزہ سے وار کیا۔ حضرت ضرار نے نہایت ہوشیاری سے اپنے آپکو اس کے وار سے بچاکر اس زور سے حران کے نیزہ مارا۔ کہ اس کے سینہ کے پار ہوگیا۔ اور جب انہوں نے جھٹکا دیکر نیزہ کو کھینچا۔ تو نیزہ کا پھل حران کے سینہ میں رہ گیا۔ حران تو گھائل ہوکر گھوڑے پر سے گر پڑا۔ لیکن حضرت ضرار کو رومیوں نے خالی ہاتھ گرفتار کرلیا جسکا مسلمانوں کو بے حد صدمہ ہوا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا اس کا ذکر آئندہ کیا جائیگا۔ (انشاء اللہ)

تشحیذ الاذہان

مسیحی اعتقادات

پر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعتراضات

گذشتہ دو اقساط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان زبردست اعتراضات میں سے بعض بیان کئے جا چکے ہیں جو آپ نے عیسائیت پر کئے اور جن سے عیسائیت بحیثیت مذہب بیخ و بن سے اکھڑ گئی۔ آج بھی ان اعتراضات میں بعض اور کا اضافہ کیا جاتا اور عیسائیوں کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اگر ان کے پاس کوئی جواب ہے۔ تو پیش کریں۔

اناجیل کی الہامی حیثیت پر اعتراض

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اناجیل کی الہامی حیثیت کے متعلق یہ نہایت وزنی سوال اٹھایا ہے۔ کہ وہ نہایت مخدوش حالت میں ہے اور کوئی شخص ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ موجودہ اناجیل متی۔ مرقس لوقا اور یوحنا وغیرہ اصل الہامی عبارت میں موجود ہیں چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں

"ایک اور اعتراض متی وغیرہ انجیلوں پر ہے۔ جو ہم نے بار بار پیش کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ان تحریرات کا الہامی ہونا ہرگز ثابت نہیں۔ کیونکہ ان کے لکھنے والوں نے کسی جگہ یہ دعویٰ نہیں کیا کہ یہ کتابیں الہام سے لکھی گئی ہیں بلکہ بعض نے ان میں سے صاف اقرار بھی کر دیا ہے کہ یہ کتابیں محض انسانی تالیف ہیں۔ سچ ہے کہ قرآن شریف میں انجیل کے نام پر ایک کتاب حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہونے کی تصدیق ہے مگر قرآن شریف میں ہرگز یہ نہیں ہے کہ کوئی الہام متی یا یوحنا وغیرہ کو بھی ہوا ہے۔ اور وہ الہام انجیل کہلاتا ہے اس لئے مسلمان لوگ کسی طرح ان کتابوں کو خدا تعالیٰ کی کتابیں تسلیم نہیں کر سکتے۔ ان ہی انجیلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح خدا تعالیٰ سے الہام پاتے تھے۔ اور اپنے الہامات کا نام انجیل رکھتے تھے۔ پس عیسائیوں پر لازم ہے کہ وہ انجیل پیش کریں تعجب کہ یہ لوگ اس کا نام بھی نہیں لیتے پس وجہ یہی ہے کہ اس کو یہ لوگ کھو بیٹھے ہیں"۔

(کتاب البریہ صد ۵۲)

ظاہر ہے کہ عیسائی دنیا کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں عیسائی صاحبان نہ صرف حضرت مسیح کی اصل انجیل پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ بلکہ جو کچھ پیش کرتے ہیں۔ اس میں بھی آئے دن تغیر و تبدل کرنے پر مجبور ہیں۔

نجات سے اعمال صالحہ کا تعلق

ایک اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ پیش کیا۔ کہ نجات کیلئے کفارہ کی ضرورت بتلائی جاتی ہے۔ حالانکہ نجات اعمال صالحہ کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ جس طرح بدی اپنی ذات میں یہ تاثیر رکھتی ہے کہ اس کا مرتکب جہنم میں جائے اسی طرح نیکی بھی اپنی ذات میں یہ تاثیر رکھتی ہے کہ اس کے کرنے والے کو نجات حاصل ہو۔ اس صورت میں کفارہ کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"منجملہ ہمارے اعتراضات کے ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ عیسائی اپنے اصول کے موافق اعمال صالحہ کو کچھ چیز نہیں سمجھتے اور انکی نظر میں یسوع کا کفارہ نجات پانے کیلئے ایک کافی تدبیر ہے لیکن علاوہ اس بات کے کہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ یسوع کا کفارہ نہ تو عیسائیوں کو بدی سے بچا سکا اور نہ یہ بات صحیح ہے کہ کفارہ کی وجہ سے ہر ایک بدی ان کو حلال ہو گئی۔ ایک اور امر مضمون کیلئے قابل غور ہے۔ اور وہ یہ کہ عقلی تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ نیک کام بلاشبہ اپنے اندر ایسی تاثیر رکھتے ہیں جو نیکوکار کو وہ تاثیر نجات کا پھل بخشتی ہے کیونکہ عیسائیوں کو بھی اس بات کا اقرار ہے کہ بدی اپنی ایک ایسی تاثیر رکھتی ہے کہ اس کا مرتکب ہمیشہ کے جہنم میں جاتا ہے۔ تو اس صورت میں قانون قدرت کے اس پہلو پر نظر ڈال کر یہ دوسرا پہلو بھی ماننا پڑتا ہے کہ علیٰ ہذا القیاس نیکی بھی اپنے اندر ایک تاثیر رکھتی ہے کہ اس کا بجا لانے والا وارث نجات بن سکتا ہے"۔ (صد ۵۳)

عیسائی صاحبان اگر اس ثابت شدہ حقیقت کا اقرار کریں۔ تو انہیں کفارہ سے دست بردار ہونا پڑتا ہے۔ اور اگر کفارہ مانیں تو نیکی کی تاثیر کا اقرار نہیں کر سکتے۔

کفارہ قانون قدرت کے خلاف ہے

ایک اعتراض حضور نے یہ کیا کہ جس فدیہ کو عیسائی اپنے گناہوں کیلئے پیش کرتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت کے خلاف ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"منجملہ ہمارے اعتراضات کے ایک یہ اعتراض بھی تھا کہ جس فدیہ کو عیسائی پیش کرتے ہیں وہ خدا کے قدیم قانون قدرت کے بالکل مخالف ہے۔ کیونکہ قانون قدرت میں کوئی اس بات کی نظیر نہیں۔ کہ ادنیٰ کے بچانے کے لئے اعلیٰ کو مارا جائے۔ ہمارے سامنے خدا کا قانون قدرت ہے اس پر نظر ڈالنے سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمیشہ ادنیٰ اعلیٰ کی حفاظت کیلئے مارے جاتے ہیں۔ چنانچہ جس قدر دنیا میں جانور ہیں یہاں تک کہ پانی کے کیڑے وہ سب انسان کے بچانے کے لئے جو اشرف المخلوقات ہے کام میں آ رہے ہیں پھر یسوع کے خون کا فدیہ کس قدر اس قانون کے مخالف ہے جو صاف نظر آ رہا ہے۔ اور ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ جو زیادہ قابل قدر اور پیارا ہے اسی کے بچانے کیلئے ادنیٰ کو اس اعلیٰ پر قربان کیا جاتا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے انسان کی جان بچانے کیلئے کروڑ ہا حیوانوں کو بطور فدیہ کے دیا ہے۔ اور ہم تمام انسان بھی فطرتاً ایسا ہی کرنے کی طرف راغب ہیں۔ تو پھر خود سوچ لو کہ عیسائیوں کا فدیہ خدا کے قانون قدرت سے کس قدر دور پڑا ہوا ہے"۔ صد ۵۳

موروثی اور کسبی گناہ

یسوع مسیح کی نسبت عیسائیوں کے اس اعتقاد پر بھی کہ وہ موروثی اور کسبی گناہ سے پاک تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعتراض کرتے ہوئے فرمایا۔

"ایک اور اعتراض ہے جو ہم نے کیا تھا اور وہ یہ ہے کہ یسوع کی نسبت بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ موروثی اور کسبی گناہ سے پاک ہے۔ حالانکہ یہ صریح غلط ہے۔ عیسائی خود مانتے ہیں کہ یسوع نے اپنا تمام گوشت و پوست اپنی والدہ سے پایا تھا۔ اور وہ گناہ سے پاک نہ تھی۔ اور نیز عیسائیوں کا یہ بھی اقرار ہے۔ کہ ہر ایک درد اور دکھ گناہ کا پھل ہے۔ اور کچھ شک نہیں۔ کہ یسوع بھوکا بھی ہوتا تھا۔ اور پیاسا بھی اور بچپن میں قانون قدرت کے موافق خسرہ بھی اس کو نکلا ہو گا۔ اور چیچک بھی اور دانتوں کے نکلنے کے دکھ بھی اٹھائے ہونگے اور موسموں کے تپوں میں بھی گرفتار ہوتا ہو گا۔ اور بموجب اصول عیسائیوں کے یہ سب گناہ کے پھل ہیں۔ پھر کیونکر اس کو پاک فدیہ سمجھا گیا"۔ صد ۵۳

یسوع مسیح کے معجزات کی حقیقت

ایک اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کیا کہ عیسائی جو معجزات یسوع مسیح کی طرف ان کے انسانوں سے بالا ہونے کیلئے منسوب کرتے ہیں۔ ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں

"میں نے انجیلوں پر ایک یہ بھی اعتراض کیا تھا۔ کہ ان میں جس قدر معجزات لکھے گئے ہیں جن سے خواہ مخواہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدائی ثابت کی جاتی ہے وہ معجزات ہرگز ثابت نہیں ہیں۔ کیونکہ انجیل نویسوں کی نبوت جو مدار ثبوت تھی۔ ثابت نہیں ہو سکی۔ اور نہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور نہ کوئی معجزہ دکھلایا۔ باقی رہا یہ کہ انہوں نے بحیثیت ایک وقائع نویس کے معجزات کو لکھا ہو۔ سو وقائع نویسی کے شرائط بھی ان میں متحقق نہیں۔ کیونکہ وقائع نویس کے لئے ضروری ہے کہ وہ دروغ گو نہ ہو اور دوسرے یہ کہ اس کے حافظہ میں خلل نہ ہو اور تیسرے یہ کہ وہ عمیق الفکر ہو اور سطحی خیال کا آدمی نہ ہو اور چوتھے یہ کہ وہ محقق ہو اور سطحی باتوں پر کفایت کرنے والا نہ ہو۔ اور پانچویں یہ کہ جو کچھ لکھے چشم دید لکھے۔ محض رطب یابس کو پیش کرنے والا نہ ہو۔ مگر انجیل نویسوں میں ان شرطوں میں سے کوئی شرط موجود نہ تھی۔ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ انہوں نے اپنی انجیلوں میں عمداً جھوٹ بولا ہے۔ چنانچہ ناصرہ کے معنی الٹے کئے اور عمانوایل کی پیشگوئی کو خواہ مخواہ مسیح پر جمایا اور انجیل میں لکھا

تبلیغی تنظیم صوبہ سندھ

علاقہ سندھ کے ۸ اضلاع ہیں۔ جنہیں احمدیت کی اشاعت کے لئے سخت جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اس غرض کے لئے مندرجہ ذیل اضلاع کے لئے مندرجہ ذیل احباب کو نائب مہتمم تبلیغ ضلع مقرر کیا جاتا ہے۔ اور تمام اضلاع کے احمدی احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے اضلاع میں احمدیت کی ترقی کے لئے نائب مہتمم تبلیغ کے مشورہ اور ہدایت سے تبلیغ کو وسیع کرنے کی کوشش کریں۔ اس وقت ٹرینڈ مبلغین کی سخت قلت ہے۔ اور مالی حالات بھی زیادہ خرچ کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ لہذا تمام احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" عملاً پورا کرنے کی جدوجہد کریں۔

نام ضلع	نام نائب مہتمم
ضلع سکھر	ڈاکٹر محمد حسین صاحب سکھر متصل آدم شاہ کی ٹکری
" لاڑکانہ	حاجی بلاول صاحب باڈہ ضلع لاڑکانہ
" نوابشاہ	محمد علیشی صاحب عرائض نویس نوابشاہ
" حیدرآباد سندھ	منشی عطاء اللہ صاحب (ڈویژنل کلرک) کوٹڑی

(بقیہ صفحہ) ورنہ زبان سے نہیں۔ تو اپنے دل میں ہی ندامت اور شرم محسوس کریں۔ اور آئندہ اس قسم کی غلطی کا ارتکاب نہ کریں

عیسائیوں کا مناظرہ سے فرار

آخر میں میں نے اپنے چیلنج کو دہرایا۔ کہ مناظرہ کرو۔ یا شرائط طے کرو لیکن پادری عبد الحق صاحب نے تو صاف انکار کر دیا۔ اور کہا۔ کہ میں تو اب جانے والا ہوں۔ ہاں اتنا کہا۔ کہ شرائط مناظرہ طے کرنے کے لئے کوئی حکم ہونا چاہیئے۔ میں نے کہا۔ اگر آپ واقعی مباحثہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو میں اس کی شرائط پیش کر دیتا ہوں۔ ایک مضمون آپ معین کریں۔ اور ایک ہم کہیں گے۔ مبحث کے لئے دو دو گھنٹہ وقت ہوگا۔ پہلی تقریر ہر فریق کی پندرہ پندرہ منٹ کی ہوگی۔ اور بقیہ تقریریں دس دس منٹ کی۔ دلائل اپنی اپنی الہامی کتاب سے پیش کرنے ہوں گے۔ ہاں خصم پر حجت قائم کرنے کے لئے اس کی مصدقہ اور مستند کتب بھی پیش کی جا سکتی ہیں۔ اور ایک مسلمہ فریقین صدر ہوگا۔ جو فریقین سے ان شرائط کی پابندی کرائیگا۔ مگر پادری صاحبان نے اس پیالہ کو پینے سے انکار کر دیا۔ اور ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے۔ مثلاً یہ کہ ایک حکم ہونا چاہیئے۔ وغیرہ حالانکہ میری پیش کردہ شرائط بالکل صاف اور فریقین کے لئے مساوی تھیں۔۔۔ غیر پبلک نے بھی اظہار اطمینان کیا۔ چنانچہ ایک غیر احمدی نے اٹھ کر کہہ دیا۔ "پادری صاحب آپ مرزائیوں سے مباحثہ کرنے سے ڈرتے کیوں ہیں"۔ خاکسار (جلال الدین شمس احمدی)

ضلع کراچی۔ بابو اللہ داد صاحب کراچی جنرل پوسٹ آفس

" میرپور۔ چودھری غلام حیدر صاحب بڈھا کوٹ سٹیشن کا چھیلا (معرفت صوفی غلام محمد صاحب احمدی گوٹھ مہر لوٹا)

ضلع جیکب آباد۔ وڈیرا محمد سلام خان صاحب گوٹھ محمد خان کھوسہ بلوچ۔ ڈاکخانہ انٹر

ضلع خیرپور ریاست۔ ماسٹر احسان اللہ خان صاحب بی اے

نائب مہتمم صاحب تبلیغ ضلع اپنے اپنے ضلع کے اندر تبلیغ کرنے اور کرانے کے ذمہ دار ہوں گے۔ اور ہر ایک ضلع میں ایک ایک تبلیغی دفتر کھولا جائے۔ خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا پیمانہ پر کیوں نہ ہو۔ اپنے ضلع کے اندر جو تبلیغی کام ہو۔ اس کی ماہواری رپورٹ مرکزی دفتر میں بھجوانی ضروری ہوگی۔ ہر ضلع کے تبلیغی دفتر میں تمام ضلع کے مشہور مشہور قصبات و دیہات میں سے مذہبی دلچسپی لینے والوں کے نام کی فہرست رکھی جائے۔ وقتاً فوقتاً انہیں ہر قسم کا لٹریچر اور اشتہارات بھیجا جایا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرض منصبی کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

سابقون بالخیرات

۲۹ دسمبر ۱۹۳۱ء کو بموقعہ سالانہ جلسہ انصار اللہ کی تبلیغی کانفرنس مسجد اقصیٰ میں ہوئی تھی۔ جس میں ایک یہ قرارداد بھی متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ کہ ہر ضلع میں کم سے کم بارہ اہم مقامات پر تبلیغی جلسے کئے جائیں۔ چنانچہ اس قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے صوبہ پنجاب کے سارے اضلاع اپنی اپنی جگہ مصروف ہیں۔ لیکن ضلع ملتان کے نائب مہتمم تبلیغ شیخ فضل الرحمن صاحب اختر نے اس قرارداد کے مطابق ضلع میں مندرجہ ذیل مقامات پر ۱۲ جلسے کرائے۔ ملتان۔ خانیوال۔ دیوا سنگھ۔ کبیر والہ۔ شجاع آباد لودھراں۔ میلسی۔ وہاڑی منڈی بوڑے والہ۔ حسن پور۔ علی پور۔ راجہ سیہو۔ باگسر۔ تلمبہ۔ اور باوجود سخت گرمی کے خود بھی صعوبات سفر خوشی سے برداشت کیں خوشی کا موجب ہے۔ کہ ضلع ہذا کے انسپکٹران تبلیغ شیخ محمد علی صاحب۔ مولوی نور محمد صاحب۔ چوہدری فتح محمد صاحب قائمقام۔ قریشی محمود احمد صاحب۔ ڈاکٹر شریف احمد صاحب۔ شیخ محمد سلطان صاحب اخوند غلام حسین خانصاحب نے نائب مہتمم تبلیغ ضلع کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا۔ پس میں نائب مہتمم صاحب اور انسپکٹران صاحبان اور سیکرٹریان تبلیغ نیز تمام انصار اللہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ امید ہے دیگر اضلاع کے نائب مہتممان اور انسپکٹران تبلیغ بھی ۲۹ دسمبر والی قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جدوجہد کریں گے (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ماہ جولائی میں مظلومین کشمیر کیلئے آمد و خرچ

احباب توجہ فرمائیں

کشمیر کے اخراجات کا اقل ترین اندازہ معہ ہزار روپیہ ماہوار ہے۔ لیکن ماہ جولائی کی معمولی آمد صرف ۹۷۶ روپے ہے ظاہر ہے ۱۰۲۴ کی اس ماہ میں کمی رہی ہے۔ وصول شدہ رقم صرف ۱۵۳ جماعتوں اور ۵۴ افراد کی طرف سے ہے۔ اگر تمام جماعتیں اور افراد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی پورے طور پر تعمیل کرتے۔ تو یہ رقم پوری ہو جاتی۔ ضرورت ہے۔ کہ جو جماعتوں اور افراد نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ یا بہت کم رقم بھیجی ہے۔ وہ ماہ اگست میں نہ صرف گزشتہ کمی کو پورا کریں۔ بلکہ آئندہ ایک پائی فی روپیہ ادا کرنے کا پوری طرح انتظام فرمائیں۔ اور اپنے احباب سے بھی ماہوار اس فنڈ کے لئے وصول کریں۔

اس موقعہ پر ایک بار پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ "روپیہ اور کارکنوں کی ضرورت ۔۔۔۔۔۔ پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ اگر اس وقت روپیہ اور کارکن مہیا نہ ہوں۔ تو سب کام خراب ہو جائیگا" التماس کی جاتی ہے۔ کہ ماہ اگست میں کم سے کم چندہ کشمیر دو ہزار روپیہ پورا ہو جانا چاہیئے۔

احباب بشرح ایک پائی فی روپیہ ماہوار وصول کر کے سیکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی قادیان کے پتہ سے ارسال فرمائیں یہ بات یاد رہے۔ کہ کشمیر فنڈ کا روپیہ سلسلہ کے ماہواری چندوں کے ساتھ بھیجا جائے۔ (دفتر فنانشل سیکرٹری)

ہندواڑہ کے بے گناہ مسلمانوں کی بریت

۸ اگست ۱۹۳۲ء۔ مسٹر بھیم سین صاحب سٹی مجسٹریٹ سری نگر کی عدالت سے ہندواڑہ کے ۸ ماخوذین بالکل بری کئے گئے۔ ان میں سے پانچ مظلوم وہ ہیں۔ جنہیں ایک دوسرے مقدمہ میں پنڈت بلہ کاک نے چار چار سال کی سزا دے رکھی ہے۔ اور جن کی اپیل ہائی کورٹ میں دائر ہے مولوی محمد احمد صاحب وکیل کشمیر کمیٹی نے نہایت محنت اور قابلیت سے مقدمہ کی پیروی کی جزاہ اللہ

(نامہ نگار)

وصیتیں

۳۶۶۰ :۔ میں محمودہ زوجہ محمد اقبال حسین قوم سید عمر پچیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ اپریل ۱۹۳۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) مہر جو میرے خاوند سید محمد اقبال حسین ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی۔ ہائی سکول نور محل کے ذمہ ہے مبلغ ساڑھے سات سو روپیہ (۲) طلائی کانٹے وزنی اڑھائی تولہ۔ باقی زیور میں اشاعت اسلام میں راہ خدا دے چکی ہوں۔ العبد:۔ محمودہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد اقبال حسین احمدی خاوند موصیہ گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ احمدی سٹیشن ماسٹر نور محل بقلم خود۔

۳۶۵۷ :۔ میں عاقلہ بی بی بیوہ منشی بدر الدین صاحب قوم چغتہ عمر قریباً پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے پانچویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

میری موجودہ جائداد بصورت زیورات و نقد مبلغ مال ۲۵۰/- روپیہ کی ہے۔

نوٹ:۔ مبلغ ۵۰/- روپیہ حصہ وصیت نقد ادا کرتی ہوں۔ گواہ شد:۔ نور احمد چغتہ کاتب الحروف ۵/۲۲۔ گواہ شد:۔ علیم اللہ مستری برادر موصیہ نشان انگوٹھا۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا مسماۃ عاقلہ بی بی صاحبہ

۳۶۲۱ :۔ میں مبارکہ بیگم زوجہ حافظ عبد السلام صاحب قوم مغل عمر اٹھائیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جالندھر شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ فروری ۱۹۳۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

زیور قیمتی آٹھ سو روپیہ ۸۰۰/- بقایا مہر چار سو روپیہ ۴۰۰/- کل بارہ سو روپیہ ۱۲۰۰/-

گواہ شد:۔ عبد السلام شوہر موصیہ سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ شملہ۔ الموصیہ:۔ مبارکہ بیگم

گواہ شد:۔ برکت علی بقلم خود امیر جماعت احمدیہ شملہ

۳۶۴۰ :۔ میں علی شاہ ولد امیر علی شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر چالیس سال تاریخ بیعت ۱۴ دسمبر ۱۹۲۹ء ساکن ٹبہ بوٹے شاہ ڈاکخانہ گجرات تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۹۳۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

حیرت انگیز رعایت

آزمائش کا سنہری موقعہ

اس وقت میرے پاس کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ صرف تنخواہ پر ہے جو کہ ۶۰ ماہوار ہے۔ اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں کہ اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر میری زندگی کے بعد میری اور کوئی جائداد ثابت ہوئی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد:۔ علی شاہ ولد امیر علی شاہ بقلم خود ۱۸/۱/۳۲۔ گواہ شد:۔ نواب علی سیکرٹری جماعت احمدیہ برج درکس چنیوٹ۔ گواہ شد:۔ نعمت اللہ امیر جماعت احمدیہ برج ورکس چناب برج چنیوٹ ۱۸/۱/۳۲۔ تحریر کنندہ:۔ حمید اللہ بقلم خود ۱۸/۱/۳۲

۳۶۹۱ :۔ میں عبد الرب ولد عبد اللہ خان قوم افغان ساکن قادیان دارالامان پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی آج بتاریخ ۲۲/۲ بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں میری ماہوار آمد ۱۵/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

(گودبھری) حب اطہرا (رجسٹرڈ)

مولانا حکیم نورالدین شاہی طبیب کی ستر سالہ مجربہ مشہور عام رجسٹرڈ حب اطہرا یہی ہے۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہو تو اپنے گھر میں حب اطہرا رجسٹرڈ استعمال کرادیں۔ اگر آپ نے اپنی بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے۔ تو حب اطہرا رجسٹرڈ استعمال کرادیں۔ اگر آپکو اپنی بے اولادی کی پیاس بجھانی منظور ہے تو حب اطہرا رجسٹرڈ استعمال کرادیں اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر اولاد حاصل کر چکے ہیں۔ اطہرا کیا ہے۔ حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہیں رجسٹرڈ حب اطہرا رحم کی سب کمزوریاں دور کرتی ہے۔ رحم کو طاقتور بناتی ہے۔ اور بچہ رحم میں پوری طاقت حاصل کرتا ہے حب اطہرا حمل کو گرنے سے روکتی ہے۔ اور پیدائش میں آسانی ہوتی ہے۔ بچہ خوبصورت مضبوط تندرست ذہین پیدا ہوتا ہے۔ بچہ اور والدہ کیلئے تریاق ہے قیمت فی تولہ (عہ) مکمل خوراک ۱۱ تولہ ہے یکدم منگوانے پر صرف گیارہ روپیہ علاوہ محصول۔ نصف کیلئے صرف محصول معاف۔ المشتہر

نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

رشتہ درکار ہے

کنوار رشتہ ہے صورت سیرت اچھی دینیات کی تعلیم خاصی ساتویں جماعت تک دنیاوی تعلیم ہے امور خانہ داری میں ہوشیار راجپوت قوم ہے۔ درخواست کرنیوالے برسر روزگار ہوں۔ جائداد والے ہوں۔ احمدی مبائع ہوں۔ اپنے مفصل حالات سے اطلاع دیں۔ خط و کتابت معرفت

جناب سید محمد اسحق صاحب قادیان

پرائیویٹ قطعات اراضی قابل فروخت

جدید آبادی قادیان کے ہر ایک محلہ میں اچھے موقعہ کے اس وقت موجود ہیں۔ مثلاً دارالعوام میں گرلز ہائی سکول کے قریب دارالبرکات میں سٹیشن کے قریب آبادی کے اندر دارالفضل میں سٹیشن منڈی ریلوے روڈ۔ نور ہسپتال اور مسجد محلہ کے قریب اور دارالرحمت میں آبادی کے اندر شہر کے قریب مطلوبہ قطعات کی حیثیت اور محل وقوع موقعہ پر اور نقشہ آبادی قادیان پر دیکھ کر تصفیہ بری معرفت کیا جاسکتا ہے۔ محمد اسمٰعیل (مولوی فاضل) قادیان

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

کمپنی ہذا کے کارکن احمدی ہیں

ہمارا کٹ پیس کا مال تمام ہندوستان میں مقبول ہو رہا ہے ہم قلیل منافع لیکر عمدہ۔ ارزاں مال کی چھوٹی نمونہ کی گانٹھیں مالیتی دو صد یکصد۔ پچاس روپیہ تھوک نرخ پر بیوپاریوں کو بھیجتے ہیں دو صد کی گانٹھ کا کرایہ مال گاڑی خود ادا کرتے ہیں۔ چہارم رقم ہمراہ آرڈر آنی چاہیئے۔ واٹر پروف کوٹ ارزاں نرخ پر دیتے ہیں۔

امریکن کمرشیل کمپنی (رجسٹری شدہ) بمبئی ۱۱

گولڈن واقعی مفید

گولیاں ہیں۔ میں نے خود استعمال کی ہیں۔ بیخطا۔ اور واقعی مفید مقوی گولیاں ہیں۔ ایک شیشی اور بھیجدیں۔ حکیم غلام حسین شاہ از میانہ گوندل۔ آپکی گولڈن گولیوں کو میں نے خود استعمال کر کے دیکھا ہے۔ بہت مفید پایا۔ ایک شیشی اور بھیجدیں فضل محمد خاں راولپنڈی۔ احباب کرام آپ بھی استعمال کر کے تجربہ کریں۔ قیمت ساڑھے پانچ روپیہ معہ محصولڈاک

مینجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

ہندوستان اور بیرونی ممالک کی خبریں

[illegible] کے متعلق شملہ سے ۹ اگست کا ایک [illegible] ہے کہ ملک معظم کی حکومت کی طرف سے [illegible] انگلستان اور ہندوستان میں ۱۷ اگست بروز چہارشنبہ بیک وقت شائع ہو جائیگا۔

سردار تارا سنگھ انسپکٹر آف سکولز راولپنڈی ڈویژن سردار سنت سنگھ بی اے ایل ایل بی اور ملک مہندر سنگھ کے متعلق راولپنڈی سے ۹ اگست کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ یہ اصحاب موٹر میں سیر کو جا رہے تھے کہ کار کو شدید حادثہ پیش آیا۔ مہلک ضربات آنے کی وجہ سے یکے بعد دیگرے تینوں فوت ہو گئے۔

چینی کابینہ وزارت کے وزیر عدلیہ ڈاکٹر لو دین کان ۸ اگست کو آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے مستعفی ہو گئے۔ اس سے پیشتر وزیر اعظم ڈاکٹر وانگ چنگ وی بھی مستعفی ہو چکے ہیں ابھی اور استعفوں کی توقع کی جاتی ہے۔

مہاراجہ ایس کے اچاریہ میمن سنگھ (بنگال) کے تعلقہ داروں کی ایسوسی ایشن کے صدر نے حکومت ہند کے وزیر تجارت کو ایک مکتوب میں لکھا ہے کہ جاپان سے نہایت معمولی قیمت پر کپڑا ہندوستان میں آکر فروخت ہو رہا ہے جس سے ہندوستان کی صنعت پارچہ بافی کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ کیونکہ دیہات کے لوگ عموماً سستی اشیاء خریدتے ہیں اس لئے ہماری ایسوسی ایشن کی رائے ہے کہ برطانوی مال کے سوا تمام غیر ملکی سوتی کپڑے پر زائد محصول عائد کیا جائے۔ تاکہ ہندوستانی صنعت کے نقصان کی تلافی کی جا سکے

وائسرائے اور گورنر پنجاب نے ۸ اگست کو شملہ میں جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ہاں لنچ تناول کیا چند ایک دیگر اصحاب بھی شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر فرقہ وارانہ صورت حالات پر بحث کی گئی۔

سکھوں اور مسلمانوں کے باہمی جھگڑے کے تصفیہ کے متعلق شملہ سے ۸ اگست کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ باہمی تصفیہ کے مسودہ کی تیاری کے لئے ایک سب کمیٹی قائم کی گئی ہے جس میں سکھوں کی طرف سے سردار اجیت سنگھ۔ سر سندر سنگھ مجیٹھیہ۔ سر جوگندر سنگھ۔ سردار اجل سنگھ سردار سمپورن سنگھ۔ گیانی شیر سنگھ۔ گیانی کرتار سنگھ سردار سنت سنگھ۔ ماسٹر تارا سنگھ۔ سردار مہندر سنگھ اور مسلمانوں کی طرف سے سر محمد اقبال۔ سر ذوالفقار علی خان۔ ملک فیروز خان نون۔ حاجی سر رحیم بخش۔ میاں شاہنواز خان بہادر احمد یار دولتانہ۔ ملک محمد دین۔ نواب سر مہر شاہ رانا فیروز الدین اور مولوی احمد علی شامل ہیں۔

شیخ غلام مصطفیٰ حیرت جنہیں گذشتہ دسمبر میں لاہور کے ہندو مسلم فساد کے دوران میں رنگ محل کے ایک ہندو کے قتل کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اور ان کے دو ساتھی مہر علم دین اور لال دین سشن جج لاہور کی عدالت سے بری کر دئے گئے۔

پشاور سے ۸ اگست کی خبر ہے کہ ڈپٹی کمشنر اور چند اور سرکاری افسروں کو تہدید آمیز خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن میں ان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ سختی کی پالیسی کو ترک کر دیں ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ مگر سی آئی ڈی پولیس مستعدی سے مصروف تحقیق ہے۔

برلن کے طول و عرض میں پولیس کے زبردست انتظامات کے باوجود قانون شکنی کے مسلسل واقعات پیش آ رہے ہیں مختلف مقامات پر بم پھٹنے کے حادثات پیش آ چکے ہیں اور اس کے علاوہ مختلف جگہوں سے سیاسی تصادم اور شدید حملوں کی اطلاعات بھی موصول ہو رہی ہیں۔ ان وجوہات کی بنا پر ایک ہنگامی قانون کا مسودہ تیار کیا جا رہا ہے جس کے مطابق فساد اور اس قسم کے حادثات کا ارتکاب کرنیوالوں کو سزائے موت دی جائیگی۔ اور ایسے مجرموں کے مقدمات کی سماعت کے لئے خاص عدالتیں مقرر کی جائینگی۔ تاکہ فیصلوں میں کسی قسم کی غیر ضروری تاخیر واقعہ نہ ہو۔

بنگال کونسل میں ۸ اگست کو سر جے اے وڈ ہیڈ فنانس ممبر کی تحریک پر سال ۳۳-۱۹۳۲ء میں ایک علیحدہ لیجسلیٹو کونسل ڈیپارٹمنٹ بنانے کے لئے تین ہزار روپیہ منظور کیا گیا۔ نیز وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کی تحریک پر کونسل نے اسی ہزار روپیہ کلکتہ نرسنگ انسٹی ٹیوشن کو بطور امداد دینا منظور کر لیا۔

ہوشیارپور میں ۸ اگست کو شدید بارش کی وجہ سے دو درجن مکانات مسمار ہو گئے۔ اسی طرح ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں شدید بارش ہونے کی وجہ سے ایک کوہستانی ندی طغیانی میں آ گئی۔ جس سے موضع گرمڈا زیر آب ہو گیا۔ تقریباً ایک سو مکانات تباہ اور پانچ سو اشخاص بے خانماں ہو گئے۔ دونوں جگہوں میں فصلوں اور مواشی کو بھی سخت نقصان پہنچا ہے۔

کینیڈا میں جہاز رانی کے لئے ایک نئی نہر ویلینڈ کا ۸ اگست کو افتتاح کیا گیا۔ گورنر جنرل نے نہر مذکور کا قفل کھولا۔ اور دس ہزار ٹن وزنی جہاز "کیمون" جس پر ۵ لاکھ ۳۰ ہزار گندم کی بوریاں لدی ہوئی تھیں ہزاروں تماشائیوں کے شور و غل کے درمیان آگے بڑھا۔ یہ نہر ۲۵ میل چوڑی ہے۔ اور اس کی تکمیل کامل ۱۹ سال میں ہوئی۔ نیز اس پر ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ خرچ ہوا ہے۔

پارچہ بافی کی بین الاقوامی فیڈریشن کی ایک رپورٹ مظہر ہے کہ عالمگیر اقتصادی مشکلات کا اثر کپڑے کی صنعت پر نمایاں طور پر ہوا ہے اس فیڈریشن نے ۱۳ ممالک کے حالات کا موازنہ کیا ہے اور ظاہر کیا ہے کہ کسی ایک ملک کی حالت بھی امید افزا نہیں۔ آسٹریلیا میں پہلے دس لاکھ مزدور کپڑوں کے کارخانوں میں کام کرتے تھے۔ لیکن اب ان کی تعداد کم ہو کر ۷ لاکھ ۵۰ ہزار رہ گئی ہے بلجیم کی درآمد میں بقدر پچاس فیصدی تخفیف ہو گئی ہے۔ جرمنی فرانس ہالینڈ ہنگری اسپین زنگو سلاویہ اور سوئٹزرلینڈ سے بھی اسی قسم کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔

مولوی ظفر علی آف زمیندار کے ذمہ دو سال کا انکم ٹیکس چار ہزار روپیہ واجب الادا تھا۔ دو ہزار روپیہ کے سلسلہ میں انہوں نے ایک ماہ قید کاٹی اور یہ رقم چندہ جمع کر کے ادا کی گئی۔ اب بقیہ ۲ ہزار کی وصولی کے لئے وزیر آباد کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت نے پولیس کی ایک جمعیت کے ہمراہ کرم آباد میں پہنچ کر ان کی کوٹھی کو قرق کر کے مقفل کر دیا۔ نیز آبپاشی کا انجن بیل بھینس اور ایک گھوڑی بھی قبضہ میں لے لی گئی۔

بنگال کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ۱۰ اگست کو ہوم ممبر نے کہا کہ اس سال تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں بنگال میں کل ۱۰۲۷۳ اشخاص گرفتار کئے گئے جن میں سے ۷۵۶ عورتیں تھیں نیز جنوری سے مئی تک سول نافرمانی کرنے والوں پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ جرمانہ کیا گیا

گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی کے متعلق لنڈن سے ۱۰ اگست کی اطلاع ہے کہ اسے توڑ دیا گیا ہے۔ اور اب فرقہ وارانہ سوال پر غور کرنے کے لئے کمیٹی کا کوئی اجلاس منعقد نہ ہوگا جس کا مطلب یہ ہے کہ سر سیموئل ہور کی سکیم میں کسی قسم کی تبدیلی نہ ہوگی۔

مہاراجہ کشمیر کے اخراجات اور شاہی خاندان کے لئے سمت ۸۹-۱۹۸۸ کے ریاستی بجٹ میں ½۵۷ لاکھ روپیہ منظور کیا گیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی